4420 ـ تارک نماز کے ساتھ بائیکاٹ کرنا

سوال

اگر کسی کا قریبی رشتہ دار نماز ادا نہ کرتا ہو تو اس بنا پر وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، تو کیا ہمارے لیے انہیں سلام کرنا جائز ہے، یا کہ ہم ان کے ساتھ بالکل تعلق نہ رکھیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نماز ترک کرنا اسلام کے عملی ارکان میں سے ایک رکن کو منہدم کرنا ہے، چنانچہ نماز دین اسلام کا ستون اور اس کا اساسی رکن ہے، اور تارک نماز کے ساتھ کسی بھی قسم کسی بھی حالت میں سستی نہیں برتنی چاہیے، بلکہ اس کے رشتہ دار اور عزیز و اقارب کو چاہیے کہ وہ بے نماز کو نصیحت کرنے کے ساتھ اس کی راہنمائی بھی کریں، لیکن اگر وہ پھر بھی تسلیم نہیں کرتا تو اس سے بائیکاٹ کرتے ہوئے اس کو سلام بھی نہ کریں، اور نہ ہی اس کے ساتھ بیٹھ کر کھائیں پئیں اور بیٹھیں، بلکہ اسے اس کے عظیم جرم کا احساس دلائیں ہو سکتا ہے وہ اسی طرح اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہوا توبہ کر لے.

تارک نماز کے متعلق علماء کرام کا موقف درج ذیل دو قولوں میں بیان کیا جا سکتا ہے:

پہلا قول:

تارک نماز کافر ہے، عمر، علی اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم سے یہی قول مروی ہے، اور حسن، شعبی، اوزاعی، عبد اللہ بن مبارک، اور محمد بن حسن رحمہم اللہ کا بھی یہی کہنا ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ سے ایک روایت یہی ہے.

انہوں نے درج ذیل فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے استدلال کیا ہے:

" بندے اور کفر کے درمیان نماز کا ترک کرنا ہے "

اسے امام مسلم اور امام احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے.

دوسرا قول:

وہ كافر نہيں، يہ امام ابو حنيفہ، امام مالك، امام شافعى رحمہم اللہ كا قول ہے، انہوں نے عبادۃ بن صامت رضى اللہ تعالى عنہ كى درج ذيل حديث سے استدلال كيا ہے:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اللہ تعالى نے بندے پر دن اور رات ميں پانچ نمازيں فرض كى ہيں، چنانچہ جو بھى ان كى ادائيگى كرے اور ان كے حق كو ہلكا سمجھتے ہوئے ان ميں سے كوئى نماز ضائع نہ كرے تو اللہ تعالى كى ذمہ دارى ہے اسے جنت ميں داخل كرے، اور جو كوئى انہيں ادا نہيں كرتا تو اس كے ليے اللہ تعالى كے ساتھ كوئى عہد اور ذمہ نہيں، اگر چاہے تو اسے عذاب دے، اور اگر چاہے تو اسے جنت ميں داخل كر دے "

اسے امام دارمى نے مسند دارمى حديث نمبر (1531) ميں اور امام مالك نے الموطا حديث نمبر (248) اور امام احمد نے مسند احمد حديث نمبر (21690) ميں روايت كيا ہے.

اس كے باوجود دونوں فريق اس پر متفق ہيں كہ اگر وہ نماز ترك كرنے سے باز نہيں آتا تو اسے توبہ كے ليے تين روز كا موقع ديا جائيگا، اگر وہ انكار كرتا ہے تو اس كا انجام قتل ہے.

واللہ اعلم .